شذرات

سامراجیوں نے مشرقِ وسطیٰ میں جو صہیونیت کی نسل پرست حکومت قائم کی تھی اس کا اصل مقصد تو یہ تھا کہ عرب ممالک کو جن کے پاس تیل کی وافر نعمت موجود ہے صہیونیت سے اُلجھا کر ترقی اور تعمیر کے میدان میں آگے نہ بڑھنے دیا جائے۔ جب کبھی عربوں کے اتحاد اور خوش حالی کے آثار نمودار ہوتے ہیں تو کسی نہ کسی بہانے سے ان پر حملہ کرایا جاتا ہے۔ اور سی۔ آئی۔ اے کے ذریعہ ان کے اتحاد کو پارہ پارہ کیا جاتا ہے۔ عرب۔ اسرائیل کے آخری معرکے میں اسرائیل نے کچھ مار بھی کھائی لیکن ان کے مربّی اور آقا امریکا کی طرف سے جلد ہی ان کے جنگی نقصانات کی تلافی کی گئی۔ جدید قسم کے ایٹمی ہتھیار اور تیز طیارے ان کو مل گئے۔ درپردہ ایٹم بنانے میں صہیونیت کی مدد کی گئی۔ اور دوسری طرف عرب جن کا حوصلہ کچھ بڑھا تھا، ان کی کسی طرف سے کوئی خاص امداد نہ ہوئی اور ان کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کے لیے مختلف تدبیریں عمل میں لائی گئیں جن میں سب سے مہلک اور تباہ کن سازش لبنان کی خانہ جنگی ہے۔

لبنان ایک ایسا ملک ہے جس کی سرحدیں ایک طرف شام اور مصر سے ملتی ہیں تو دوسری طرف اسرائیل بھی اس کا سرحدی ہے۔ فلسطینی مہاجرین کی اچھی خاصی تعداد لبنان میں اقامت پذیر ہے۔ اور ان کی جمعیت اور قوت اس حد تک بڑھی ہوئی تھی کہ ان کے مجاہد گوریلے صہیونیت کے اندر گھس کر ان پر وار کرتے رہتے تھے اور پھر جب بھی یہودیوں کا ان پر حملہ ہوا تو اس کے دفاع کی طاقت بھی رکھتے تھے اور ہوائی حملو

کو بھی روک دیتے تھے۔ صہیونیت کے لیے یہ سرحد مستقل دردِ سر کی حیثیت رکھتی تھی۔ اس لیے صہیونیت اور اس کے مربیوں کی طرف سے عیسائیوں کو بھڑکا کر مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان خانہ جنگی کی آگ بھڑکا دی۔ اب تک ہزاروں لوگ گولیوں کا نشانہ بن چکے ہیں اور کئی محلے اور شہر اجڑ چکے ہیں حالانکہ تیرہ سال قبل ہم نے بیروت جاکر اپنی آنکھوں سے عربوں کا چاہے وہ عیسائی ہو یا مسلمان وہ اتحاد دیکھا جس کی کہیں نظیر ملنی مشکل ہے۔ مگر آج یہ حالت ہے جو بیروت میں ایک عرب دوسرے عرب کے خون کا پیاسا ہے۔ مکانات منہدم ہوگئے ہیں۔ لوگ گھروں میں بند اور محصور ہیں ان کو کھانے پینے کے اسباب کی رسد نہیں پہنچ سکتی۔ حیوانیت اور بربریت کا یہ عالم ہے کہ عورتوں، بچوں، بیماروں اور بوڑھوں کو بھی معاف نہیں کیا جاتا۔ جو بھی سامنے آتا ہے اس کو گولی کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ شام کی حکومت نہ معلوم کن مصلحتوں کی بنیاد پر عرب عیسائیوں کے ساتھ مل کر شانہ بشانہ فلسطینیوں اور دوسرے عرب مسلمانوں کے خلاف محاذ آرا ہے۔ ممکن ہے کہ شام کو اس خانہ جنگی میں لبنان کی تقسیم کا خطرہ محسوس ہوتا ہو اور اس طرح اس کی یہ سرحد بھی غیر محفوظ ہوجائے گی اس لیے وہ عرب عیسائیوں کی تالیفِ قلوب کررہا ہو۔ بہرحال اس کی کچھ بھی مصلحت ہو لیکن بظاہر تو اس سے فلسطینیوں کا قتلِ عام ہورہا ہے۔ وہ مظلوم جائیں تو کہاں جائیں؟

عرب عیسائیوں کو ایسا ابھارا گیا ہے اور ہتھیاروں سے لیس کیا گیا ہے کہ وہ ہر بار صلح کی خلاف ورزی کرتے رہے اور اقلیت میں ہوتے ہوئے بھی اکثریت پر حاوی ہیں ان کو امریکا اور دوسرے مغربی ممالک کی فوجی اور مالی امداد کے علاوہ اسرائیل بھی امداد دے رہا ہے اور شام کی فوجی قوت بھی ان کی پشت پناہی کررہی ہے۔ دوسری طرف عرب وزرائے خارجہ کے اجلاس ہورہے ہیں۔ دیکھیں اس کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔

سندھ کے ایک بہت بڑے مؤرخ، ادیب اور دانشور جناب محمد حنیف صاحب صدیقی ایڈوکیٹ کی وفات حسرت آیات، یہاں کی علمی دنیا کے لیے بہت بڑا سانحہ ہے۔ مرحوم